1963_2_619_624

ہنس راج ناتھو رام

بنام

لالجی راجا اینڈ سنز بانکورا

30اپریل1962

جے۔ایل۔کپور، اے۔کے۔سرکار، کے۔سی۔داس گپتا، این۔راجا گوپال آئینگر اور جے۔آر۔مدھولکر، جسٹس۔

حکم نامے پرعمل درآمد-ایسی عدالت میں منتقلی جہاں ہندوستانی ضابطہ دیوانی میں توسیع نہیں کی گئی ہے-اگر قابل عمل ہے-غیر ملکی فرمان - غیر ملکی ایکٹ،1946(31 آف1946)،دفعہ(iii)(a)2 -ضابطہ دیوانی (ایکٹ5 آف1908)،دفعات38،39،43،44۔

مغربی بنگال کے ایک ماتحت جج کی طرف سے مدعا علیہ کےحق میں منظور کردہ ایک حکم نامہ 28 اگست 1950 کوموریناکےایڈیشنل ضلعی جج کی عدالت میں عملدرآمد کے لئے منتقل کر دیا گیا تھا جو اصل میں گوالیار ریاست تھی اور بعد میں ریاستہائے متحدہ مدھیہ بھارت کا حصہ بن گئی اور مدھیہ بھارت کی آئینی ریاست کے بعد۔جس تاریخ کوحکم نامہ منتقل کیا گیا تھا،مدھیہ بھارت کی عدالتیں ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت چلتی تھیں،جیسا کہ 1948 کے مدھیہ بھارت ایڈپٹیشن آرڈر کے مطابق بنایا گیا تھا،لیکن بانکورا کی عدالت کے ذریعے منتقلی کا اختیار ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 38 اور 39 کے تحت تھا۔فیصلے پر قرض دہندہ کے اعتراض پر عمل درآمد کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی لیکن اس حکم کے خلاف اپیل ہائی کورٹ نے منظور کر لی تھی۔درخواست گزار نے دلیل دی کہ عدالت کے پاس دفعہ 38 کے تحت فرمان کو مورینا کی عدالت کو منتقل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔سوال ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے اطلاق کے بارے میں تھا اور کیا اس حکم نامے پر عمل درآمد غیر ملکی عدالت کا حکم تھا یا نہیں۔

منعقد:مورینا کی عدالت ایک ایسی عدالت نہیں ہے،جس پر ہندوستانی ضابطہ دیوانی لاگو ہوتا ہے، اس حکم نامے کو ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت اس کو منتقل نہیں کیا جا سکتا ہے اور اس طرح کے تبادلے کا جواز پیش کرنے کے لئے دفعہ 38 اور 39 لاگو نہیں ہیں۔

ہندوستانی ضابطہ دیوانی کو 1 اپریل 1951 تک مدھیہ بھارت تک توسیع نہیں دی گئی تھی۔ غیر ملکی عدالتوں کے احکامات گوالیار عدالت کے ماتحت تھے، جس میں مورینا ایک حصہ تھیں، جو دفعہ 233 کے تحت قابل عمل نہیں تھیں، جس کے تحت مدھیہ بھارت ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت غیر ملکی فرمان کی بنیاد پر مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت تھی۔

منعقد: مزید برآں، غیر ملکیوں کا قانون یہ معلوم کرنے کے مقصد سے متعلق نہیں ہے کہ آیا حکم نامہ غیر ملکی فرمان تھا یا نہیں کیونکہ حکم نامے پر عمل درآمد ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعات کے تحت ہوتا ہے نہ کہ غیر ملکی ایکٹ کے ذریعہ۔

قانون سازی کے ایک حصے کی تشریح اسی طرح کی جانی چاہیے جیسے وہ ہے اور عدالت اسے اس طرح نہیں پڑھ سکتی جیسے اس کی زبان اصل میں اس سے مختلف ہو۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1956 کی دیوانی اپیل نمبر 173۔

15 نومبر 1954 کو گوالیار میں سی ایف اے نمبر 9 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 15 نومبر 1954 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے گنپت رائے۔

مدعا علیہ کی طرف سے این۔ ایس۔ بندرا اور ڈی۔ ڈی۔ شرما۔

30 اپریل 1962. عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا

کپور، جسٹس۔ یہ گوالیار میں مدھیہ بھارت ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے جس میں آرٹیکل (c)(1)133 کے تحت اس عدالت کے سرٹیفکیٹ پر اپیل کی گئی تھی اور 1961 کے دیوانی اپیل نمبر 24 کی طرح ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے اطلاق پر سوال اٹھایا گیا تھا اور یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ آیا اس پر عمل درآمد کا حکم غیر ملکی عدالت کا حکم تھا یا نہیں۔ یہ اس لحاظ سے الٹا معاملہ ہے کہ جس حکم نامے پر عمل درآمد کی کوشش کی گئی تھی وہ مغربی بنگال کی ایک عدالت نے جاری کیا تھا جو برطانوی ہندوستان کا صوبہ تھا۔ اپیل میں اپیل کنندہ فیصلے کا مقروض ہوتا ہے اور فرمان رکھنے والا مدعا علیہ ہوتا ہے۔

3 دسمبر 1949 کو مغربی بنگال کے ماتحت جج بانکورا نے مدعا علیہ کے حق میں ایک فرمان جاری کیا اور 27 جولائی 1950 کو تبادلے کا سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست دی گئی، جسے 8 اگست 1950 کو منظور کیا گیا، اور 28 اگست 1950 کو عملدرآمد کے لئے منتقل کر دیا گیا۔ 25 ستمبر 1950ء کو فرمان جاری کرنے والے نے ریاست گوالیار میں مورینا کے ایڈیشنل ضلعی جج کی عدالت میں عملدرآمد کے لیے اور بعد میں مدھیہ

بھارت کے نام سے ریاست ہائے متحدہ کا حصہ بن گیا اور آئین کے بعد مدھیہ بھارت کی پارٹ بی ریاست بن گئی۔ فیصلہ سنانے والے کے اعتراض پر 29 دسمبر 1950 کو عملدرآمد کی درخواست مسترد کر دی گئی لیکن اس حکم کے خلاف اپیل کو ہائی کورٹ نے 15 نومبر 1954 کو منظور کر لیا۔

ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی مختلف دفعات کا تعین کرنا یا ان مختلف اقدامات کا سراغ لگانا غیر ضروری ہے جن کے ذریعہ اس ضابطہ میں دفعہ 43 اور 44 میں ترمیم کی گئی تھی۔ جو ہم نے 1960 کے سی اے نمبر 24 میں کیا ہے، اس کا فیصلہ آج کیا گیا ہے۔ فیصلہ سنانے والے نے ہمارے سامنے دلیل دی تھی کہ عدالت کے پاس دفعہ 38 کے تحت حکم نامہ مورینا کی عدالت کو منتقل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جس تاریخ کو حکم نامہ منتقل کیا گیا تھا اس تاریخ کو مدھیہ بھارت کی عدالتیں ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت چل تی تھیں جیسا کہ 1948 کے مدھیہ بھارت ایڈ پٹیشن آرڈر کے مطابق تھا لیکن بانکورا میں عدالت کے ذریعہ منتقلی کا اختیار ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 38 اور 39 کے تحت تھا۔ اس کوڈ کے تحت جس عدالت میں حکم نامہ منتقل کیا جا سکتا تھا وہ برٹش انڈیا میں قائم تھی کیونکہ یہ کوڈ برٹش انڈیا کے علاقوں تک پھیلا ہوا تھا اور یکم اپریل 1951 کو 1951 کے ایکٹ II کے نافذ ہونے تک ہندوستانی ضابطہ کا اطلاق "ہندوستان کے علاقوں" پر نہیں کیا گیا تھا جس میں حصہ اے بی اور سی اسٹیٹ شامل تھا۔

مدعا علیہ کے وکیل جناب این۔ ایس۔ بندرا نے دلیل دی کہ ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 38 اور 39 کے تحت کسی بھی عدالت کو عملدرآمد کے لئے حکم نامہ بھیجا جا سکتا ہے، لفظ "عدالت" کو ایک ایسی جگہ کے طور پر سمجھا جاتا ہے جہاں انصاف دیا جاتا ہے اور اس کے لئے مانوالا گونڈن بنام کمار پاریڈی (آئی ایل آر 30 مدراس 326) پر انحصار کیا جاتا ہے جہاں پرانے دیوانی طریقہ کار کی دفعہ 622 میں لفظ "عدالت" کی تعریف کو ایک ایسی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا تھا جہاں انصاف عدالتی طور پر چلایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک ایسے معاملے میں تھا جہاں یہ طے کرنا تھا کہ آیا ضابطہ دیوانی کے مقصد کے لئے ضلعی رجسٹرار عدالت ہے یا نہیں۔ اس معاملے میں جو تعریف دی گئی ہے وہ اب ہمارے سامنے موجود سوال کا تعین کرنے میں کوئی مدد نہیں دے رہی ہے کیونکہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مورینا کی عدالت اگرچہ عدالتی طور پر انصاف کا انتظام کرتی ہے لیکن اس کا احاطہ دفعہ 38 میں لفظ "عدالت" کے ذریعہ کیا گیا تھا یا نہیں۔ جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں "عدالت" دفعہ میں "عدالت" سے مراد ایک ایسی عدالت ہے جس پر ہندوستانی ضابطہ دیوانی لاگو ہوتا ہے نہ کہ کوئی عدالت۔ اسی طرح ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 40 اور 42 میں متعلقہ وقت میں "کورٹ" سے مراد لازمی طور پر ایک ایسی عدالت ہے جس پر ہندوستانی ضابطہ دیوانی لاگو ہوتا ہے، یعنی برٹش انڈیا کی ایک

عدالت ۔موریناکی عدالت ایسی عدالت نہیں ہے اس لئے ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت حکم نامہ اس کو منتقل نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس طرح کے تبادلے کو جواز فراہم کرنے کے لئے دفعہ 38 اور 39 لاگو نہیں تھیں۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ یہ حکم نامہ ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 43 کے تحت قابل عمل ہے، جس میں 5 جون 1950 کے ایڈپٹیشن آف لاز آرڈر کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جس کا اثر 26 جنوری 1950 سے تھا۔ترمیم کے بعد اس دفعہ میں لکھا ہے:

"دفعہ 43 کے تحت کوئی بھی حکم جاری کیا گیا-

(a) پارٹ بی ریاست میں دیوانی عدالت کی طرف سے، یا

(b)

(c)...

مئی، اگر اسے عدالت کے دائرہ اختیار میں نافذ نہیں کیا جاسکتا جس کے ذریعے اسے منظور کیا گیا تھا؛ ریاستوں میں کسی بھی عدالت کے دائرہ اختیار میں فراہم کردہ طریقے سے اس پر عمل درآمد کیا جائے۔

دلیل یہ تھی کہ موجودہ صورت میں "پارٹ بی اسٹیٹ میں" کی اصطلاح کو اس طرح پڑھا جانا چاہئے جیسے یہ اظہار "پارٹ اے اسٹیٹ" میں ہو۔ یہ ہمارے لئے دوبارہ جائز نہیں ہے .دفعہ 43 کی تشریح اسی طرح کی جانی چاہیے جیسے وہ ہے اور کوئی عدالت اسے اس طرح نہیں پڑھ سکتی جیسے اس کی زبان اصل میں اس سے مختلف ہو۔اس عدالت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تجویز کردہ قانون میں ترمیم کرے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی ضابطہ دیوانی کو 1 اپریل 1951 تک مدھیہ بھارت تک نہیں بڑھایا گیا تھا، 1951 کے ایکٹ 2 کے ذریعہ۔غیر ملکی عدالتوں کے احکامات گوالیار کوڈ کے تحت تھے، جس میں مورینا ایک حصہ تھیں، جو نہ تو دفعہ 233 کے تحت قابل عمل تھے، جس کے لئے غیر ملکی احکامات کی بنیاد پر اور نہ ہی مدھیہ بھارت ضابطہ دیوانی کے تحت مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت تھی۔ ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 43 کے تحت مورینا میں اس حکم نامے پر عمل درآمد نہیں کیا جاسکا۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اپیل کنندہ فرم غیر ملکی نہیں تھی کیونکہ یہ غیر ملکی ایکٹ (ایکٹ 31 آف 1946) کے تحت نہیں آتا تھا اور دفعہ 2(a)(iii) کا حوالہ دیا گیا تھا جس میں 15 دسمبر 1947 کو 1947 کے ایکٹ 38 کے ذریعہ ترمیم کی گئی تھی۔لیکن یہ ایکٹ یہ معلوم کرنے کے مقصد سے متعلق نہیں ہے کہ آیا فرمان غیر ملکی فرمان تھا یا نہیں کیونکہ احکامات پر عمل درآمد ہندوستانی ضابطہ دیوانی کی دفعات کے ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ غیر ملکی ایکٹ کے ذریعہ۔سابقہ حکم نامے پر عمل درآمد ایک ایسی عدالت کے ذریعے کیا جا

سکتا ہے جس نے حکم نامہ جاری کیا ہو یا جس کو اس پر عمل درآمد کے لئے منتقل کیا گیا ہو اور جو حکم نامہ منتقل کیا جا سکتا ہے وہ کوڈ کے تحت منظور کردہ فرمان ہونا چاہئے اور جس عدالت میں اسے منتقل کیا جا سکتا ہے وہ ایک ایسی عدالت ہوگی جو ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت چلتی ہو۔ لیکن موجودہ معاملے میں اسے کسی ایسی عدالت میں منتقل نہیں کیا گیا تھا جو منتقلی کے وقت ہندوستانی ضابطہ دیوانی کے تحت چلایا جاتا تھا اور اس وجہ سے یہ منتقلی عمل درآمد کے مقصد کے لئے غیر مؤثر تھی اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے، ہندوستانی ضابطہ کی دفعہ 43، 1951 کے ایکٹ II سے پہلے ریاست مدھیہ بھارت پر لاگو نہیں تھی۔ اگر مذکورہ بالا دو سوالات کا فیصلہ مدعا علیہ کے خلاف کیا جاتا ہے تو اٹھائے گئے دیگر سوالات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

لہٰذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور عملدرآمد کرنے والی عدالت کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں۔ اپیل گزار کے اخراجات عدالت میں ہوں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24